ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ وشاب مفید عاقل موقظ غافل

مسمّٰی بہ

جاء الحق وزهق الباطل

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اول)

اضافات جدیدہ وضمیمہ عجیبہ کے ساتھ

جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہایت محققانہ مدلل فیصلہ کردیا گیا ہے

مصنفہ

حضرت حکیم الامت مولانا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ
سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باہتمام
محمد اقتدار خاں عرف مصطفٰے میاں

ناشر: مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے!
وہ نبی ہیں جن کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

خدا کو ہر جگہ میں ماننا بے دینی ہے۔ ہر جگہ میں ہونا نورِ رسولِ خدا ہی کی شان ہو سکتی ہے اور اگر مان بھی لیا جائے بفرضِ محال تو بھی حضور علیہ السلام کی یہ صفت عطائی۔ حادث مخلوق قبضہ الٰہی میں ہے اور خدا کی یہ صفت ذاتی قدیم غیر مخلوق ہے کسی کے قبضے میں نہیں اتنے فرق ہوتے ہوئے شرک کیسا؟ جیسے کہ حیوٰۃ سمع بصر وغیرہ فتاوے رشیدیہ جلد اول کتاب البدعات صفحہ ۹۱ میں ہے "فخر دو عالم علیہ السلام کو مولود میں حاضر جاننا بھی غیر ثابت ہے اگر باعلام اللہ تعالےٰ جانتا ہے تو شرک نہیں ورنہ شرک ہے"۔ یہ ہی مضمون براہین قاطعہ صفحہ ۲۳ میں ہے مولوی رشید احمد صاحب نے رجسٹری فرمادی کہ غیر خدا کو ہر جگہ حاضر و ناظر جاننا بہ عطاء الٰہی شرک نہیں اگر کوئی کہے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ خالقیت وجوب قدم وغیرہ دیگر صفاتِ الٰہیہ بھی پیغمبروں کو عطائی مان لو اور حضور کو خالق واجب قدیم کہا کرو تو اس کا جواب یہ ہے کہ چار صفات قابل عطا نہیں کہ ان پر الوہیت کا مدار ہے، وجوب، قدیم، خلق، نہ مرنا دیگر صفات کی تجلی مخلوقات میں بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے سمع بصر حیات وغیرہ مگر ان میں بھی بڑا فرق ہو گا رب کی یہ صفات ذاتی، واجب، نہ مٹنے والی اور مخلوق کی عطائی، ممکن، فانی ؎

جو ہوتی خدائی بھی دینے کے قابل ٭ خدا ان کے آتا وہ بندا خدا

اعتراض (۲) قرآن کریم نے فرمایا۔ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ۔ — آپ ان کے پاس نہ تھے جبکہ وہ لوگ اپنے اپنے قلم پانی میں ڈال رہے تھے۔

حضرت مریم کے حاصل کرنے کے لیے۔

وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ۔ — آپ انکے پاس نہ تھے جبکہ انہوں نے اپنے معاملہ پر اتفاق کیا

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَى مُوسَى۔ — آپ مغربی کنارہ میں نہ تھے جبکہ ہم نے حضرت موسیٰ کی طرف حکم بھیجا۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا۔ — آپ طور کی طرف نہ تھے جبکہ ہم نے حضرت موسیٰ کو آواز دی

ان آیات سے معلوم ہوا کہ گذشتہ زمانہ میں جو یہ مذکورہ واقعات ہوئے اس وقت آپ وہاں موجود نہ تھے۔ صاف ظاہر ہوا کہ حضور علیہ السلام ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں۔